سوال نمبر ۲

عقیدہ رسالت سے کیا مراد ہے؟ انسانی زندگی میں اسکی ضرورت و اہمیت پر بحث کریں۔

تعارف:

انسان بے مقصد پیدا نہیں کیا گیا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا
~ المومنون

"کیا انسان نے یہ سوچ رکھا ہے کہ وہ بے مقصد پیدا کیا گیا ہے"

اس کے پیش نظر انسان کو یہ فانی زندگی گزارنے کے لیے ایک روشن چراغ کی ضرورت تھی جو اسے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف منتقل کرے۔ لہٰذا اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے رسول اور نبی مبعوث فرمائے۔

عقیدۂ رسالت:

اس کے معانی پیغام پہنچانے کے ہیں۔ عقیدہ رسالت سے مراد: اللہ عزوجل کے مبعوث کردہ رسول پر ایمان لانا اور اسکی بتائی ہوئی تعلیمات

پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ اس مقصد کو ملحوظ خاطر رکھے بغیر ایک مسلمان اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا جیسا کہ ایک **حدیث مبارکہ ہے:**

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ
شَهَادَةِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

۔ البخاری

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بندے اور رسول ہیں"

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر ایمان نہیں رکھتا تو یقیناً وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے:

بقول شاعر:

محمد کی محبت دینِ حق کی شرطِ اول ہے
اسی میں اگر خامی تو ایمان نامکمل ہے

Scanned with CamScanner

مزید برآں اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے آخری کلام قرآن مجید میں نیکی کے متعلق بیان میں فرماتے ہیں:

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ

- البقرہ

"اور لیکن نیکی تو یہ کہ ایمان لائے اللہ پر اور یوم آخرت پر فرشتوں پر اور الہامی کتابوں پر اور نبیوں پر"

انسانی زندگی میں عقیدۂ رسالت کی ضرورت اور اہمیت:

زندگی کا مقصد:

انسان چونکہ بے مقصد نہیں پیدا کیا گیا، بلکہ اللہ رب العزت نے انسان اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

- الذاریات

"اور ہم نے جنوں اور انسان
کو اس لیے پیدا کیا کہ وہ
ہماری عبادت کریں۔"

مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عبادت
کے یہ طریقے انسان کون سکھائے۔ ظاہر
ہے جس رب قادر المطلق نے انسان کو
پیدا کیا اسی نے اسے ہر طریقۂ عبادت
بھی سکھلایا اور اپنے رسولوں کو بطور
معلم بھیجا جیسا کہ حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے:

اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا

"بے شک مجھے معلم مبعوث
کیا گیا"

الحدیث

لہٰذا اللہ کے تمام رسولوں نے بطور
خاص رسول اللہ نے نہ صرف امت مسلمہ
بلکہ تمام انسانوں کو اپنی زندگی کو بامقصد
طریقے سے گزارنے کی طرف رغبت دلائی
اور طریقے بھی سکھائے۔

خالقِ حقیقی کی پہچان:

تمام مخلوقات بطور خاص انسان اور جنات ہر شے کو پیدا کرنی والی والے ذات ایک اللہ قادر المطلق ہے۔ اور حقیقت میں انسان کو ہمیشہ اپنے پیدا کرنے والے" بنانے والے کو جاننے کا اشتیاق رہتا ہے کہ وہ کون ذات ہے جس نے انسان کے لیے ہر نعمت بنائی اور اسے اس دنیا میں بھیجا جیسا کہ **بابا فرید گنج شکر نے فرمایا:**

؎ مانگا سبھو تن کھاؤ "چن چن کھائیو ماس
دو نین مت کھائیو "پیا دیکھن دی آس

مگر ضرورت اس امر کی ہر زمانے میں محسوس ہوتی رہتی کہ رب کی پہچان کیونکر ہو" لہذا اللہ سبحانہ و تعالی اپنے بندوں کی اس مشکل کو بھی دور فرمایا اور انبیاء اور رسول بھیجے جو انہیں انکے خالقِ حقیقی کی صحیح اور بہتر پہچان کروا سکیں۔

باہمی محبت و الفت کا ذریعہ:

بے شک انسان نہایت مقتدر اور

جھگڑالو ہو اس بات کا ثبوت قرآن سے بخوبی ملتا ہے جب اللہ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں تو فرشتوں نے عرض کی:

قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ

البقرہ ۔

"کیا آپ اسے بنانے والے ہیں کہ جو زمین میں فساد کرے اور اس میں خون بہائے"

اس بات کی بہترین مثال ہمیں مدینہ میں آباد دو قبائلوں سے ملتی ہے اوس اور خزرج ان کے درمیان دہائیوں سے جنگ اور خون ریزی جاری تھی مگر جب رسول اللہ دین حق لے کر آئے تو ان کے درمیان کی نفرت الفت میں بدل گئی۔ اللہ مسلمانوں کو قرآن میں یہ نعمت اس طرح یاد کرواتے ہیں:

وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ

آل عمران ۔

"اور یاد کرو اللہ کی نعمت
کو جو اس نے تم پر کی جب تم
آپس میں دشمن تھے
پس اس نے جوڑ دیئے
تمہارے دل آپس میں"

لہذا رسالت کا اہم ترین مقصد انسانوں کے آپس کے اختلافات بلکہ ایمان والوں کے دلوں میں ایک دوسرے سے متعلق برے جذبات کو دور کرنا اور ان میں محبت ڈالنا بھی ہے

انسانوں کے ایک دوسرے پر حقوق و فرائض:

بلاشبہ انسان اس دنیا میں اکیلا آیا ہے مگر وہ اپنے اس دنیا کے تمام ~~عملا~~ معاملات کے بارے میں ضرور بالضرور سوال کیا جائے گا۔ انسان کو ایک دوسرے پر اس کے حقوق اور فرائض کا بہترین علم بذریعہ رسالت ہی ممکن ہوا۔ ورنہ انسان ایک دوسرے کو ناحق قتل کرتا اور ایک دوسرے کے حق کا غاصب ہی کرتا نظر آتا۔ تمام انبیاء اور رسولوں کے ذریعے ہی انسان کو اس بات کا علم ہوا کہ اس پر اس کے ساتھی انسان کے متعلق کچھ حقوق اور فرائض لاگو ہوتے ہیں

ایک حدیث مبارکہ ہے:

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

"تم میں سے ہر کسی کی ایک رعایا ہے اور تم میں سے ہر کوئی اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

مثالی معاشرے کا قیام:

تمام انبیاء اور رسولوں نے جہاں اللہ کی عبادت کے طریقے سکھائے وہیں انفرادی اور اجتماعی طور پر معاشرے میں اپنا بہترین کردار ادا کر کے معاشرے ایک مثالی معاشرہ بنانے کا ثبوت دیا۔ مدینہ کی اسلامی فلاحی ریاست اس کی مثال جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک بہترین نمونہ ہونے کا ثبوت ہے:

لہذا قرآن پاک میں ارشاد ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

الاحزاب ۲۱

"بے شک اللہ کے رسول کی زندگی میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔"

حاصلِ کلام:

نتیجتاً یہ بات سامنے آئی کہ رسول کی اہمیت اور ضرورت انسان کو نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی زندگی گزارنے کے لیے ہر دور میں درپیش رہی۔ فرق صرف اتنا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں اور امت مسلمہ اس کام کو آگے پہنچانے کا فرض پورا کرنے میں سرگرداں ہے۔

بقول اقبال

بے خبر تو جوہر آئینہ ایام ہے
تو زمانے میں خدا کا آخری پیغام ہے

Scanned with CamScanner